بسم اللہ الرحمن الرحیم

REGD. No L 5254

جرد نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل لاہور

فون ۲۹۷۹

قیمت ۱ر

اتوار ۹ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸/۴ | ۲۲ اخاء ۱۳۲۹ ہش | ۲۲ اکتوبر سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

لاہور ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ حضرت ام المؤمنین اطال اللہ بقاءہا کے سر اور کمر میں درد ہے اور کمزوری ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ —— لاہور ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ نواب عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج نسبتاً بہتر ہے احباب موصوف کو صحت کاملہ کے لئے دعاؤں میں یاد رکھیں۔

شمالی ہند چینی میں لازمی بھرتی کا حکم

پیرس ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ شمالی ہند چینی میں ۲۱ اور ۳۵ سال کے درمیان تمام مردوں کو ۳ ہفتے کے لئے لازمی طور پر بھرتی کر لیا گیا ہے۔ چینی سرحد پر واقع لنگسون کے فرانسیسی قلعہ کے متعلق ۴۸ گھنٹوں سے کوئی بات معلوم نہیں ہو سکی۔ پیرس میں اس سے یہ مطلب لیا جا رہا ہے۔ کہ قلعہ کا انخلاء کیا جا چکا ہے اور ۶ ہزار پر مشتمل فوج پہاڑیوں سے لڑتی بھڑتی دریائے سرخ کو واپس جا رہی ہے۔

سیلاب کے امدادی فنڈ کیلئے ۵ ہزار روپے

بغداد الجدید ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ ریاست کے ولی عہد نے جو اپیل کی تھی۔ اس کے جواب میں بہاولپور میونسپلٹی نے سیلاب کے امدادی فنڈ میں پانچ ہزار روپے دئے ہیں۔ (سٹار نیوز ایجنسی)

"محکوم اور غیر خود مختار ملکوں کو جلد از جلد آزاد کرایا جائے" (ظفر اللہ خان)

لیک سکسیس ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ یوم اقوام متحدہ پر پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خان نے ایک بیان میں اس امر پر زور دیا ہے کہ وہ علاقے جو ابھی تک محکوم ہیں اور انہیں خود مختاری کی نعمت حاصل نہیں ہے انہیں جلد از جلد آزاد کر دیا جائے۔ آپ نے کہا۔ گزشتہ دو بڑی جنگوں کی اصل وجہ یہ نو آبادیاتی اور سامراجی نظام ہی تھا جس کی تا حال درستی نہیں ہو سکی۔ یہ امر خوشی کا باعث ہے۔ کہ اقوام متحدہ نے زبردست اخلاقی قوت کے ساتھ ساتھ ہتھیاروں کی قوت سے بھی کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اور اس عالمگیر ادارہ نے جارحانہ کارروائیوں کا سدباب کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ خواہ وہ کہیں بھی ہوں اور کسی کے خلاف ہوں۔ آپ نے کہا۔ امن برقرار رکھنے کے لئے صرف یہی ضروری نہیں ہے کہ جنگ نہ ہو۔ ایشیائی اور بعض افریقی ممالک مدتوں سے سخت افلاس اور اقتصادی بدحالی کا شکار ہیں۔ وہاں مکمل سیاسی۔ اقتصادی اور معاشرتی تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ آپ نے بیان کے آخر میں کہا۔ میں ایک نو زائیدہ خود مختار مملکت کے نمائندے کی حیثیت سے یہی خیال رکھتا ہوں۔ کہ اس وقت امن عالم کا قائم رکھنا نہایت ضروری ہے

بہاولپور کو ڈیرہ غازیخاں سے ملانے کے لئے

ایک کشتیوں کے پل کی تعمیر

لاہور ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ پنجاب پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے چیف انجینئر خان محمد اعظم خان نے آج ایک پریس کانفرنس میں مقامی اخبار نویسوں سے خطاب کرتے ہوئے محکمہ مذکور کی گزشتہ تین سال کی کارگزاری پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ نئی سڑکوں کی تعمیر کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ محکمے نے ہزار دقتوں اور مشکلات کے باوجود گزشتہ تین سال میں متحدہ پنجاب کے گزشتہ دس سال کی اوسط سے کہیں زیادہ سڑکیں بنائی ہیں سنہ ۳۸/۱۹۳۷ء سے سنہ ۴۷/۱۹۴۶ء کے عرصہ میں متحدہ پنجاب کے محکمے نے جو سڑکیں تعمیر کی تھیں۔ ان کی اوسط ۵۸ میل فی سال تھی۔ برخلاف اس کے گزشتہ تین سال میں ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء کے اختتام تک محکمہ ۹۴ میل فی سال کی اوسط کے مطابق نئی سڑکیں تعمیر کر چکا ہے اور موجودہ مالی سال کے اختتام تک مزید یہ اوسط ۲۰۳ میل فی سال تک پہنچ جائے گی۔

نئی سکیموں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ریاست بہاولپور کو ڈیرہ غازیخاں سے ملانے کے لئے معظم کوٹ کے مقام پر بارہ لاکھ روپے کی مالیت سے کشتیوں کا ایک پل تعمیر کیا جا رہا ہے جو دسمبر سنہ ۱۹۵۰ء میں مکمل ہو جائیگا۔ دنیا بھر میں کشتیوں کا یہ سب سے لمبا پل ہوگا۔

تھل پراجیکٹ کے سلسلے میں آپ نے بتایا۔ کہ تین سال کے اندر اندر ۷۰۰ میل لمبی سڑکیں بنکر مکمل ہو جائیں گی۔ جو تھل کے تمام اہم مقامات کو میانوالی۔ شاہ پور۔ جھنگ اور مظفر گڑھ کے صدر مقامات سے ملا دیں گی۔ علاوہ ازیں منٹگمری سے ملتان تک براستہ خانیوال ایک نئی سڑک تعمیر ہو رہی ہے جو ایک ماہ کے اندر اندر مکمل ہو جائے گی۔

نومبر کے آخر تک مرمت

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ سیلاب کی وجہ سے جن سڑکوں کو نقصان پہنچا ہے نومبر کے آخر تک ان کی مرمت پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ ایک اور سوال کے جواب میں کہا حالیہ سیلابوں میں دو سو میل لمبی سڑکیں زیر آب ہوئیں جن میں سے مجموعی طور پر قریباً پچاس میل لمبے ٹکڑے کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ (اسٹاف رپورٹر)

دار الحکومت پاکستان کی خبریں!

کراچی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ آج خان لیاقت کے بنگلے پر کراچی کے اکابر۔ رؤسا۔ تجار اور بڑے بڑے سوداگروں کا جلسہ ہوا جس میں پنجاب ریلیف فنڈ کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے مختلف قسم کی ۸ نمائندہ کمیٹیاں بنائی گئیں۔ خان لیاقت نے حاضرین کو خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ہزاروں افراد بے خانماں ہو چکے ہیں پچیس لاکھ ایکڑ سے زائد زمین غرقاب ہوئی ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ پنجاب کی تاریخ میں صوبے کو اتنا زبردست اقتصادی دھچکا کبھی نہیں پہنچا۔

کراچی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ پاکستان میں روسی سفیر مسٹر الگزینڈر نے پنجاب کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے پانچ ہزار روپیہ چندہ دیا ہے۔

کراچی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار آج پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں کے دورے کے لئے روانہ ہو گئے۔ آپ اس دورے میں خوراک اور فصلوں کا جائزہ لینے کے بعد گورنر پنجاب سے آئندہ پروگرام کے متعلق بات چیت کریں گے۔

کراچی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ مردم شماری کے انچارج نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ پنجاب میں آخری مردم شماری ۲۸ فروری ہی کو ہوگی اس میں مزید کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

کراچی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ مؤتمر عالم اسلامی کشمیر کے سلسلے میں جس عہد نامے پر دستخط کرا رہی ہے۔ اس پر آج پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کی صدر بیگم لیاقت علی خان نے بھی دستخط کر دئے۔ معاہدے پر ایک لاکھ دستخط ہو چکے ہیں۔ یہ عہد نامہ اس مہینے کے آخر تک اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کے پاس پہنچا دیا جائے گا۔

ریلوں کی بہتری کیلئے ۲½ کروڑ روپیہ

کراچی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ پاکستان کی حکومت ریلوں کی بہتری پر آئندہ چھ سال میں ۲½ کروڑ روپیہ خرچ کر رہی ہے۔ اس رقم کا بیشتر حصہ مشرقی پاکستان کی ریلوں کی تعمیر، مرمت اور نئے اجراء پر خرچ کیا جائے گا۔ چنانچہ اس سلسلے میں ایک ہزار نئے ڈبے۔ دو سو نئے انجن۔ تین سو گاڑیاں اور تین لاکھ سلیپر خرید کئے جائیں گے۔ جیسور روشنہ ریلوے کے علاوہ دو اور سیکشن دوبارہ جاری کر دئے جائیں گے۔

ڈھلے ڈھلائے مکان منگوائے جائیں گے

کراچی ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ پاکستان اور آسٹریا کے درمیان پچھلے دنوں جو تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ دونوں حکومتوں نے اس کی توثیق کر دی ہے۔ اس معاہدے کی رو سے پاکستان آسٹریا سے بجلی کے سامان۔ ریل کے انجنوں۔ سوتی کپڑا۔ فولاد اور فولاد کی اشیاء کے علاوہ ۱۰۰ ٹریکٹر اور متعدد ڈھلے ڈھلائے مکان بھی منگوائے گا۔

معاہدہ دہلی کی پابندیاں ملحوظ رکھو

ڈھاکہ ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ حکومت مشرقی بنگال نے آج آسام کے وزیر مالیات کی اس دھمکی پر افسوس کا اظہار کیا ہے جس میں انہوں نے واپس جانے والے مہاجرین کو اطلاع دی ہے کہ حکومت زمینوں کے بارے میں اپنی پالیسی پر پھر غور کرے گی۔ حکومت نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ حکومت آسام ان پابندیوں کو ملحوظ رکھے گی جو معاہدہ دہلی کے مطابق اس پر عائد ہوتی ہیں۔

ڈھاکہ ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ ہندوستان کی ریاست تری پورہ نے ایک تحقیقی بورڈ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے جسکے دو ممبر مسلمان ہونگے

اٹھارہ ہزار امریکی چھاتہ بردار فوج

پیونگ یانگ پر اتر پڑی

ٹوکیو ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ آج پیونگ یانگ سے ۲۶ میل کے شمال میں سانچون کے قریب ۱۸ ہزار مزید امریکی چھاتہ بردار فوج اتر پڑی۔ اس فوج پر شمالی کوریا والوں نے اکا دکا گولیاں بھی چلائیں۔ امریکی موٹر سوار دستہ پہلی چھاتہ بردار فوج سے مل کر پسپا ہونے والی اشتراکی فوج کے قلع قمع کرنے میں مصروف کار ہے۔ اور ان کے بچ نکلنے کی امیدیں قریباً ختم ہو چکی ہیں۔ آخری اطلاعات کے مطابق ۲۷ ہزار اشتراکی فوج یا ماری جا چکی ہے یا گھیرے میں لی جا کر گرفتار کر لی گئی ہے۔ تاہم ابھی سرخ فوج کے سپاہیوں سے پٹی پڑی ہے۔ آج اس خبر کی بھی تصدیق ہو گئی کہ شمالی کوریا کی حکومت نے اپنا ہیڈ کوارٹر منچوریا کی سرحد پر ایک شہر میں منتقل کر لیا ہے۔ آج جنوبی کوریا کی فوجوں نے ریلوں اور سڑکوں کے اہم مرکز ہیگ ہانگ پر قبضہ کر لیا۔

مسئلہ کشمیر پر جمعے کو بحث ہوگی!

لیک سکسیس ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ سلامتی کونسل مسئلہ کشمیر سے متعلقہ ڈکسن رپورٹ پر آئندہ جمعے کے دن بحث کرے گی۔ چنانچہ پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی چودھری ظفر اللہ خان کی مدد کے لئے منگل کو کراچی سے لیک سکسیس روانہ ہو جائیں گے۔ کل کونسل کے صدر مسٹر وارن آسٹن چودھری ظفر اللہ اور مسٹر بینگل راؤ سے ملنے والے تھے۔ کل ہندوستانی نمائندے مسٹر بینگل راؤ نے برطانی مندوب سے مسئلہ کشمیر پر گفتگو ختم کر لی۔

لنڈن ۔ ۲۱ اکتوبر ۔ خبر ملی ہے کہ برطانیہ کے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیلاب کی تباہ کاریوں پر قابو پانے میں مجالس خدام الاحمدیہ ربوہ و احمد نگر نے دن رات ایک کر دکھایا

خدام اپنی جانیں خطرہ میں ڈال ڈال کر ملحقہ دیہات کے باشندوں کو ربوہ کی محفوظ بستی میں پہنچاتے رہے

اگرچہ ربوہ کی اصل بستی بلند مقام پر واقع ہونے کے باعث سیلاب کی دست برد سے بچی رہی۔ لیکن اس کے قرب و جوار کے تمام دیہات سیلاب کی زد میں آ کر زیرِ آب ہو گئے تھے۔ اس نازک موقعہ پر ربوہ و احمد نگر کی مجالس خدام الاحمدیہ نے مرکز کی زیرِ ہدایت و زیرِ نگرانی جس منظم طریق پر سیلاب کی تباہ کاریوں پر قابو پانے کی کوشش کی وہ صد درجہ قابلِ تعریف ہے۔ ان کی بے لوث خدمات کے ملحقہ دیہات میں رہنے والے باشندے آج تک معترف ہیں۔ نہ صرف یہ کہ تحصیلدار صاحب چنیوٹ کی طرف سے اطلاع ملنے پر ملحقہ دیہات میں سیلاب آنے کی قبل از وقت اطلاع پہونچا دی گئی۔ بلکہ جب تمام کا تمام علاقہ ایک خطرناک سیلاب کی زد میں آ گیا۔ اور لوگوں کا بچ نکلنا مشکل ہو گیا۔ تو خدام الاحمدیہ کے باہمت نوجوانوں نے اپنی جانیں خطرے میں ڈال ڈال کر انہیں دیہاتیوں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جنہوں نے ان کے قبل از وقت انتباہ پر کان دھرنے کی ضرورت محسوس نہ کی تھی۔ سب سے پہلے اس بات کا خاطر خواہ انتظام کیا گیا۔ کہ سیلاب کی صورتِ حال کا تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد پتہ لگتا رہے۔ تا اس کی روشنی میں مناسب اور مؤثر اقدامات کئے جا سکیں۔ چنانچہ صورتِ حال کا صحیح جائزہ لینے اور خبر رسانی کے اس اعلیٰ انتظام کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ احمد نگر کی جملہ مستورات اور بچوں کو ۲۰ ستمبر کی رات کو ½۱۲ بجے تک نکال کر بخیر و عافیت ربوہ پہونچا دیا گیا۔ اس طرح دوسرے دن کوٹ امیر شاہ، کچی جھنی وغیرہ ملحقہ دیہات کے انخلاء کے سلسلے میں مؤثر کارروائی کی گئی۔ لکڑیوں کے ریلیف بنا کر قریباً ایسے ۷۵ افراد کو محفوظ مقامات پر پہونچایا گیا۔ جو جان بچانے کی خاطر بھوکے پیاسے درختوں پر چڑھے بیٹھے تھے۔ نیز ان کے کھانے وغیرہ کا بھی بندوبست کیا گیا۔ بلا استثنیٰ تمام خدام دن رات کام کرتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ راتوں کے سناٹوں میں تیر تیر کر ملحقہ دیہات میں پہونچتے اور گھرے ہوئے لوگوں کو ربوہ لے آنے کے سلسلہ میں اپنی خدمات پیش کیں۔

۲۱/۹/۵۰ کی صبح کو جبکہ ربوہ ایک جزیرے کی شکل میں تبدیل ہو چکا تھا۔ اور ملحقہ دیہات سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہ گیا تھا۔ حلقہ د کے چار خدام نے ہمت کر کے پانی میں تیر کر احمد نگر سے رابطہ قائم کرنا چاہا۔ مگر پانی کے بہاؤ نے ان کو احمد نگر کی طرف جانے نہ دیا۔ اور وہ بڑی مشکل سے جانیں بچا کر چک متروسہ (جو احمد نگر سے مشرق کی طرف ہے) چلے گئے۔ یہ گاؤں بھی پانی کی زد میں آ چکا تھا۔ لہٰذا ان خدام نے اس گاؤں کی عورتوں اور اناج کو باہر نکالنے میں مدد کی۔ اور پھر چوبیس گھنٹے تک یہ خود بھی اس طرف ہی پھنسے رہے۔

(۲) ربوہ اور احمد نگر کے درمیان سڑک پر پانی زیادہ آ جانے کی وجہ سے کچھ سامان والے ٹرک ربوہ کے اندر پکی سڑک پر ٹھہر گئے تھے۔ ان افراد کو حلقہ د کے خدام کھانا و پانی وغیرہ پہونچاتے رہے۔

(۳) ایک لاری ٹرک پیر محی الدین صاحب اور پیر اکبر علی صاحب کے جنازے لے کر آیا تھا۔ اسی رات واپس جاتے ہوئے ربوہ سے کچھ دور جا کر پانی کے بہاؤ کی تیزی کی وجہ سے الٹ گیا تھا اس کا پہرہ حلقہ د کے خدام تین چار روز تک دیتے رہے۔ تا کہ کوئی شخص اس کا نقصان نہ کرے۔ نیز اس کا چھوٹا چھوٹا ضائع ہونے والا سامان بھی پانی سے نکال کر اس کے ڈرائیور کے سپرد کیا گیا۔

(۴) پانی کم ہو جانے پر ایک ٹرک اور ایک بس نے ربوہ سے سرگودھا جانے کی کوشش کی۔ لیکن پھنس گئے۔ ربوہ کے حلقہ د کے اسی خدام نے بڑی محنت سے ان کو باہر نکالا۔

(۵) پانی کم ہو جانے پر جب آمد و رفت کا کچھ پیدل سلسلہ جاری ہوا۔ تو حلقہ د کے خدام مسافروں کو پانی پلاتے رہے۔ اور یہ سلسلہ تین دن تک جاری رہا۔

(۶) دو بڑی کشتیاں جو موضع چھتی کے ایک ملاح کی تھیں۔ اور ان سے وہ ملاح موضع کما لکے دھرکن وغیرہ کے لوگوں کو نکال کر لاتا رہا تھا پانی کم ہو جانے کی وجہ سے دریا سے قریباً ۲ فرلانگ کے فاصلہ پر خشکی پر رہ گئی تھیں۔ لہٰذا وہ ملاح نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کے پاس آیا کہ ان کشتیوں کو تیس چالیس آدمی بھجوا کر دریا میں ڈلوا دیا جائے۔ تا وہ خشکی پر خراب نہ ہو جائیں۔ اس نے یہ بھی ذکر کیا کہ جن لوگوں کو اس نے سیلاب کی زد سے ان کشتیوں پر بچایا تھا۔ وہ اس کی اب یہ مدد کرنے کے لئے تیار نہیں۔ لہٰذا نائب صدر صاحب نے حلقہ د کے ۳۰ خدام بھیج کر ان کشتیوں کو دریا میں ڈلوایا۔

مورخہ ۲۷/۹/۵۰ کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے مہتمم مال کی تحریک پر یہ فیصلہ کیا۔ کہ اب سیلاب کے بعد ربوہ کے گرد و نواح کے دیہات میں خدام کی پارٹیاں بھجوائی جائیں۔ تا لوگوں کو ان کے مکانات تعمیر کرنے یا ملبہ کے نیچے دبے سامان نکالنے میں امداد کریں۔ اس سلسلہ میں تمام حلقہ جات ربوہ کے زعماء کو مختلف دیہات میں پارٹیاں بھجوانے کے لئے لکھا گیا چنانچہ ۲۸-۲۹ کو یہ پارٹیاں باہر جا کر دیہات میں کام کرتی رہیں۔ جس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

(۸) ربوہ کے قریب اینٹوں کے بھٹے پر کافی مقدار میں کوئلہ پڑا ہوا تھا۔ ۲۰ ستمبر کی رات کو ½۱۰ بجے اطلاع پہونچی کہ پانی بھٹے تک پہنچ گیا ہے۔ اور کوئلہ کو محفوظ کرنے کے لئے خدام کی ضرورت ہے۔ چنانچہ رات کے اندھیرے میں ایک پارٹی وہاں بھیجی گئی۔ جس نے کوئلہ کو محفوظ کرنے کے سلسلہ میں قابلِ قدر خدمات سرانجام دیں۔

سیلاب کے ان ایام میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ و احمد نگر نے خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری کوشش اور تندہی سے کام کیا ہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نزدیک ربوہ کے تمام حلقے خصوصاً حلقہ د خصوصیت سے مبارکباد کا مستحق ہے۔ اس حلقہ نے ان ایام میں دن رات ایک کر کے اپنے آرام کو خیرباد کہہ کر خدمتِ خلق کی بہترین مثال قائم کی۔

سیلاب کے دنوں میں یہ سب امور خدام نے جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے ناظر امور عامہ و خارجہ۔ مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب امیر مقامی اور ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مددگار نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ ہدایت و زیرِ نگرانی سرانجام دیئے۔ یہ بزرگان راتوں کو جاگ جاگ کر خدام کی راہ نمائی فرماتے رہے۔ اور خطرے کے بعض مقامات پر خدام کے ساتھ خود بھی تشریف لے گئے۔ ان کی توجہ خاص اور راہنمائی کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ خدام کو ایک اہم ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق ملی۔

توہین

معاصر "مغربی پاکستان" اشاعت ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء میں رقمطراز ہے:-

"یو۔این۔او کے اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری نے امریکہ میں ایک جگہ ٹیلی ویژن پر تقریر کرتے ہوئے رسول کریمؐ کے متعلق ایک ایسا فقرہ کہا جس میں ذم کا پہلو نکلتا تھا۔ چنانچہ اسی وقت چوہدری ظفر اللہ خان نے فوراً جنرل سیکرٹری کو احتجاجی نوٹ لکھا۔ اور اس کے جواب میں اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری نے قلبی معذرت کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرا مقصد مسلمانانِ عالم کو صدمہ پہونچانا نہیں تھا۔ اور انہیں اس ضرب المثل کی اہمیت کا بھی اندازہ نہ ہو سکا۔

بات یہ ہے کہ انگریزی زبان میں ایسی ضرب الامثال رائج ہیں جن میں اسلام یا پیغمبرِ اسلام پر حملہ مقصود ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ اس ضرب المثل کو محض ایک ادبی شے سمجھ کر استعمال کرتے ہیں۔ ہمیں توقع ہے کہ یو۔این۔او اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ اور یورپ میں اگر اس قسم کے محاورے یا ضرب الامثال رائج ہیں۔ جن سے کسی مذہب کی توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ تو انہیں اس زبان سے خارج کرنے کی بین الاقوامی حیثیت سے اپیل کی جائے گی۔ تا کہ کسی قوم کا دل نہ دکھے۔ ہمیں خوشی ہے کہ اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری نے اپنی غلطی اور ناواقفیت کا فی الفور اعتراف کر لیا ہے۔ اور توقع ہے کہ آئندہ ہر طرح احتیاط کی جائے گی۔"

نوٹ:- ہم اس تجویز کی پُرزور تائید کرتے ہیں۔ (ادارہ الفضل)

شہر بٹالہ کے اوّلین احمدی

ایک دوست نے الفضل کی قریب کی اشاعت میں ایک بزرگ کی قبول احمدیت کی تاریخ ۱۹۰۵ء کے قریب بتا کر لکھا ہے کہ وہ بٹالہ شہر کے سب سے پہلے احمدی تھے۔ یہ بات خلافِ حقیقت ہے فی الحال خاکسار صرف ایک شہادت پر اکتفا کرتا ہے۔ جس کے لئے کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں ہو گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضمیمہ انجام آتھم ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء کو تحریر فرمایا جیسا کہ اس کے آخری صفحہ پر نوشتہ تاریخ سے ثابت ہے۔ ضمیمہ میں حضور نے ۳۱۳ احمدی مخلصین کے اسماء درج فرمائے ہیں۔ جن میں ۷۶۔ منشی چوہدری نبی بخش صاحب معہ اہلبیت بٹالہ ۷۷۔ میاں محمد اکبر صاحب بٹالہ بھی درج ہیں۔ گویا دو دوست جن میں سے ایک کے اہلبیت یعنی کم از کم تین افراد ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء تک مخلص احمدی تھے۔

خاکسار ملک صلاح الدین دار المسیح قادیان

تعطیل:- تعطیل محرم پر پریس بند ہونے کی وجہ

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
۲۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء

کیا اسلام کے پاس "قتل مرتد" کے سوا اور کوئی مسئلہ نہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قارئین کرام نے سول ملٹری گزٹ۔ نوائے وقت اور دوسرے اخبارات میں رائٹر کی یہ خبر پڑھی ہو گی کہ کس طرح ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں مسٹر کوہین اقوام متحدہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل نے جناب ختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کی اور اس پر چوہدری محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان جنہوں نے وہ ٹیلی ویژن پروگرام ملاحظہ کیا غیرت سے جوش میں آکر مسٹر کوہین کو احتجاجی خط لکھا جس پر اسے نہ صرف بذریعہ خط معافی مانگنی پڑی بلکہ وعدہ کیا کہ وہ آئندہ ٹیلی ویژن پروگرام میں اس اقتباس کی تصحیح کر دیں گے۔ خبر الفضل میں دوسری جگہ دیکھیں

یہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان وہی ہیں جو احمدی ہیں وہی احمدی جن کے خلاف احراری مولوی اور ان کے بہکائے ہوئے مسلمان کہلانے والے مولوی توہین رسول پاک کا الزام لگاتے ہیں اور اخبار "آزاد" اور کانفرنسوں کے ذریعہ سادہ دل مسلمانوں کو اشتعال دلاتے رہتے ہیں۔ کہ یہ لوگ مرتد اور واجب القتل ہیں۔

یہ تو ایک واقعہ ہے ورنہ دنیا جانتی ہے کہ آج صرف احمدی ہی ایک جماعت ہے۔ جو نہ صرف زبانی دشمنان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے توہین آمیز کلمات اور پروپیگنڈہ کے خلاف سب سے پہلے صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ بلکہ کفر و شرک کے طاغوتی قلعوں میں گھس کر اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے عملاً جہاد فی سبیل اللہ کر رہی ہے۔

یہ جماعت احمدیہ ہی ہے جو آج ایک فعال جماعت کی طرح تمام دنیا کے ظلمت کدوں میں اسلام کی روشنی پھیلانے کے لئے مشعل قرآن ہاتھوں میں لئے لئے پھرتی ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے کے لئے اپنی بساط سے بڑھ کر جان و مال کی قربانیاں کر رہی ہے۔ جس نے بیسیوں زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کر دیا ہے۔ جس نے ایشیا افریقہ۔ یورپ شمالی اور جنوبی امریکہ اور جزائر میں اسلامی مشن قائم کئے ہیں۔ جس نے متعصب پادریوں اور دیگر دشمنان اسلام اور دشمنان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی افتراؤں کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ اور اللہ تعالے کے ناموس اور ختمی مآب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت مشرق و مغرب کے لامذہبوں کے دلوں میں قائم کرنے کے لئے ان تھک جدوجہد کی ہے اور کر رہی ہے

یہ کوئی اپنے موہنہ آپ میاں مٹھو بننے کی بات نہیں ہے۔ بلکہ احمدیوں کے شدید ترین معاندین کو بھی ان حقائق کا چاروناچار اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اور تو اور خود مفکر احرار چوہدری افضل حق کو بھی نہایت شاندار الفاظ میں احمدیوں کی تبلیغ اسلام کی خدمات کو سراہنا پڑا۔ اور ماننا پڑا کہ ان کے سوا کوئی مسلمان کہلانے والی جماعت اپنی تبلیغی خدمت پیش نہیں کر سکتی

یہ ہیں وہ احمدی جن کو احراری اور ان کے حواری مولوی "مرزائی" کہتے ہیں اور ملک کے قانون کے علی الرغم سادہ دل عوام کو یہ کہہ کہہ کر اشتعال دلاتے ہیں کہ مرزائی مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں۔ اور اس اشتعال انگیزی کا نام تبلیغ اسلام رکھتے ہیں۔ گویا تبلیغ اسلام صرف اسی نقطہ میں محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ کہ دنیا میں اللہ اور رسول کا نام بلند کرنے والوں کو مرتد قرار دے کر واجب القتل ٹھہرایا جائے۔ اور عوام کو انہیں جانی و مالی نقصان پہونچانے کے لئے اکسایا جائے۔

گویا اسلام کے پاس قتل مرتد کے سوا اور کوئی مسئلہ ہی دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے نہیں ہے۔ گویا پاکستان کا اسلامی ملک اس لئے حاصل کیا گیا ہے۔ کہ اس میں "قتل مرتد" کا مسئلہ عملاً متحکم کر کے اسلامی اور غیر اسلامی دنیا کے سامنے اسلام کا صحیح نمونہ پیش کیا جائے۔ اسی لئے تو "آزاد" ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں ص۳ پر "بارگاہ مرزائیہ کا ارشاد" کے زیر عنوان مقالہ میں لکھتا ہے۔

"ہم ایک بار اس پروپیگنڈے کا شکار ہو چکے ہیں "الشہاب" کی ضبطی اسی پروپیگنڈے کا نتیجہ ہے۔"

گویا رسالہ "الشہاب" جس میں مرزائیوں کو مرتد قرار دے کر واجب القتل ثابت کیا گیا ہے۔ احراریوں کی "الکتاب" ہے۔ جس کی ضبطی سے ان کو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے۔ یہ ذہنیت ہے جو سیاست چھوڑ کر تبلیغ اسلام کا دعوے لے کر کھڑی ہوئی ہے۔

تبلیغ اسلام۔ اف۔ تبلیغ اسلام!!

رسالہ "الشہاب" جسکو یقیناً حکومت نے اسی لئے ضبط کیا ہے کہ اس میں ایسا مسئلہ بیان کیا گیا ہے۔ جو ملکی قانون کے خلاف ہے۔ حکومت کے اس مستحسن اقدام پر مذمت کے ریزولیوشن پاس کر کر کے "آزاد" میں شائع کئے جاتے ہیں۔ اور ان ریزولیوشنوں سے اسی اشتعال انگیزی کا کام لیا جاتا ہے۔ جس کے لئے یہ رسالہ ضبط کیا گیا ہے۔

اگر اس رسالہ کی ضبطی کے بعد بھی احراریوں اور ان کے ہم خیال مولویوں کا یہ حق ہے کہ وہ اس مضمون کو مختلف طریقوں سے عوام کے سامنے بیان کر کرکے حکومت کے وفادار شہریوں کے خلاف وہی اشتعال انگیزی کرتے رہیں۔ جس کی بناء پر یہ رسالہ ضبط کیا گیا ہے تو یقیناً ایسی ضبطی کا کوئی فائدہ نہیں یا تو حکومت کو چاہیئے کہ اس قسم کا تمام پروپیگنڈہ ممنوع قرار دے۔ اور اپنی پوری کوشش سے اسکو دبائے۔ یا پھر چاہیئے کہ اس رسالہ سے نہ صرف ضبطی ہی ہٹا لے بلکہ اس کی بناء پر اسمبلی میں ایکٹ منظور کیا جائے۔ جس میں قرار دیا جائے۔ کہ احمدی مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں۔ اور اس پر فوری عمل کرے۔ تاکہ احراری مولویوں کے قانون اور حکومت کے قانون میں جو تضاد ہے وہ رفع ہو جائے۔ اور اس تضاد کی وجہ سے احراریوں کو ملک میں جو فتنہ و فساد برپا کرنے کا بہانہ مل رہا ہے وہ نہ ملے اور پاکستان میں ہمیشہ کے لئے سکون کی فضا قائم ہو جائے۔ احراریوں اور ان تمام مولویوں کو بھی واجب ہے۔ کہ بجائے ملک میں خلاف قانون کارروائیوں سے فتنہ و فساد برپا کرنے کے حکومت پر زور دیں کہ وہ ایسا ایکٹ پاس کرے۔ کیونکہ تمام مسلمانوں اور حکومت کو بھی یقین کامل ہے کہ احراری پاکستان کے سب سے بڑے وفادار ہیں اور اس کے سب سے بڑے بہی خواہ ہیں۔ اور وہ ملک میں فتنہ و فساد نہیں چاہتے اور وہ حکومت کے اس مروجہ قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزی صرف اسلئے کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں کہ مروجہ قانون اسلام کے متضاد ہے۔ اور آج دنیا میں اسلام کا علمبردار احراریوں اور ان کے ہم خیال مولویوں کے سوا کوئی نہیں۔

عذاب الٰہی

معاصر ہفت روزہ "درنجف" نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۰ء ص۶ پر "عذاب وسیلاب" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں بعض سنوں درج کر کے بتایا ہے کہ ان سنوں میں مختلف مقامات پر مختلف قسم کے عذاب آئے ہیں۔ آخر میں مدیر محترم تحریر فرماتے ہیں۔

"علیٰ ھذا القیاس یہ موٹے موٹے بعض واقعات دکھائے گئے ہیں۔ لیکن اگر تفصیل سے کام لیا جائے تو انسانی طبائع انکے پڑھنے سننے کی متحمل نہ ہو سکیں۔ پھر سمجھ میں نہیں آیا کہ ایسے لرزہ بر اندام حوادث کس کس رسول کے انکار کا نتیجہ ہیں؟

البتہ ہم غور و خوض کے بعد اس نتیجہ تک پہنچے ہیں کہ یہ آسمانی بلیات و ناگہانی آفات بالتحقیق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت و شریعت طاہرہ و مطہرہ سے استہزا و تغافل کا نتیجہ ہیں۔

ہم بفضلہ تعالے ہر ایک سن و سال کے حوادث کا گوشوارہ بنا کر یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ان سنین میں کوئی نہ کوئی اور فلاں منحوس گستاخ نبوت نے دعوئے نبوت یا مہدویت کا کیا تھا۔" (درنجف یکم محرم الحرام ۱۳۷۰ھ)

"درنجف" کے مدیر محترم اور ہم بھی خدا کے فضل سے قرآن حکیم اور اس کے بعد سنت رسول اللہ کو حکم مانتے ہیں۔ اس لئے واجب تھا کہ مدیر محترم بجائے اٹکل پچو باتوں پر جانے کے قرآن کریم یا سنت رسول اللہ سے فیصلہ کرواتے۔ مگر افسوس ہے انہوں نے ان دونوں کی طرف تو توجہ نہیں فرمائی۔ صرف تاریخ پر انحصار رکھ کر اپنے علم و عقل کا اظہار فرما دیا ہے۔ آپ کو چاہیئے تھا کہ قرآن و سنت سے یہ ثابت کرتے کہ جھوٹے مدعیوں کے وقت عذاب الٰہی آتے ہیں نہ کہ تاریخ سے۔ حالانکہ آپ نے اس کے بھی ثابت کرنے کے صرف امکان پر ہی اظہار فخر کر لیا ہے۔ آپ کے دعوے کے خلاف ہم اپنے دعوے کے ثبوت میں قرآن کریم کی حسب ذیل دو آیات پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالے فرماتا ہے:

(۱) وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ (بنی اسرائیل)

یعنی ہم عذاب دینے والے نہیں ہیں حتیٰ کہ ہم رسول بھیجتے ہیں۔

(۲) وما کان ربک مھلک القریٰ حتی یبعث فی امھا رسولا یتلوا علیھم ایاتنا وما کنا مھلکی القریٰ الا واھلھا ظالمون

یعنی اے مخاطب تیرا رب کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا۔ جب تک اس کی مرکزی بستی میں رسول نہیں بھیج لیتا۔ جو ان کو ہماری آیتیں پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ہم کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتے۔ مگر جب اس کے رہنے والے ظالم ہو جاتے ہیں۔

آپ بھی اسی طرح قرآن کریم سے آیات پیش کر کے ثابت کریں کہ جھوٹے مدعیوں کے وقت عذاب الٰہی آتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ عقلی غلطیوں کی وجہ سے تکوینی قوانین کے ماتحت قدرت کے عناصر میں تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ جس سے بستیاں مٹتی اور بستی رہتی ہیں۔ اگرچہ یہ اللہ تعالے کی مشیت سے ہی ہوتا ہے۔ مگر ایسے تغیر و تبدل سے زندگیوں کا جو نقصان ہوتا ہے۔ اس کو عذاب الٰہی نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ ایسا عذاب عقلی تدابیر سے ٹالا جا سکتا ہے

(باقی دیکھیں ص۸ کالم ۴ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق ایام مصائب اور زمانہ فتوحات میں

انبیاء اور اولیاء کا وجود اسی لئے ہوتا ہے۔ کہ تا جمیع اخلاق میں ان کی پیروی کریں۔ اور جن امور پر خدا ان کو استقامت بخشی ہے۔ اسی جادۂ استقامت پر سب حق کے طالب قدم ماریں۔ اور یہ بات نہایت بدیہی ہے۔ کہ اخلاق فاضلہ کسی انسان کے اس وقت پایۂ ثبوت پہنچتے ہیں۔ کہ جب اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوں۔ اور اسی وقت دلوں پر ان کی تاثیریں بھی ہوتی ہیں۔ مثلاً عفو وہ معتبر اور قابل تعریف ہے۔ کہ جو قدرت انتقام کے وقت میں ہو۔ اور پرہیزگاری وہ قابل اعتبار ہے۔ کہ جو نفس پروری کی قدرت موجود ہوتے ہوئے پھر پرہیزگاری قائم رہے۔

غرض خدا تعالیٰ کا ارادہ انبیاء اور اولیاء کی نسبت یہ ہوتا ہے۔ کہ ان سے ہر ایک قسم کے اخلاق ظاہر ہوں۔ اور بہ پایۂ ثبوت پہنچ جائیں۔ سو خدا تعالیٰ اس ارادہ کو پورا کرنے کی غرض سے ان کی نورانی عمر کو دو حصہ پر منقسم کر دیتا ہے۔ ایک حصہ تنگیوں اور مصیبتوں میں گزرتا ہے۔ اور ہر طرح سے دکھ دئے جاتے ہیں۔ اور ستائے جاتے ہیں۔ تا وہ اعلیٰ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں۔ کہ جو بجز سخت تر مصیبتوں کے ہرگز ظاہر اور ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر ان پر وہ سخت تر مصیبتیں نازل نہ ہوں۔ تو یہ کیونکر ثابت ہو۔ کہ وہ ایک ایسی قوم ہے۔ کہ مصیبتوں کے پڑنے سے اپنے مولا سے بے وفائی نہیں کرتے۔ بلکہ اور بھی آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ اور خداوند کریم کا شکر کرتے ہیں۔ کہ اس نے سب کو چھوڑ کر انہی پر نظر عنایت کی۔ اور انہیں کو اس لائق سمجھا کہ اسی کے لئے اور اسکی راہ میں ستائے جائیں۔ سو خدا تعالیٰ ان پر مصیبتیں نازل کرتا ہے۔ تا ان کا صبر ان کا صدق قدم ان کی مردمی ان کی استقامت ان کی وفاداری ان کی فتوت شعاری لوگوں پر ظاہر کر کے الاستقامت فوق الکرامت کا مصداق ان کو ٹھہراوے کیونکہ کامل صبر بجز کامل مصیبتوں کے ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور اعلیٰ درجے کی استقامت اور ثابت قدمی بجز اعلیٰ درجے کے زلزلے کے معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور یہ مصائب حقیقت میں انبیاء اور اولیاء کے لئے روحانی نعمتیں ہیں۔ جن سے دنیا میں ان کے اخلاق فاضلہ جن میں وہ بے مثل و مانند ہیں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور آخرت میں ان کے درجات کی ترقی ہوتی ہے۔ اگر خدا ان پر یہ مصیبتیں نازل نہ کرتا۔ تو یہ نعمتیں بھی ان کو حاصل نہ ہوتیں۔ اور نہ عوام پر ان کے شمائل حسنہ کما حقہٗ کھلتے بلکہ دوسرے لوگوں کی طرح اور ان کے مساوی ٹھہرتے۔ اور گو اپنی چند روزہ عمر کو کیسے ہی عشرت اور راحت میں بسر کرتے۔ پر آخر ایک دن اس دار فانی سے گزر جاتے۔ اور اس صورت میں نہ وہ عیش اور عشرت ان کی باقی رہتی۔ نہ آخرت کے درجات عالیہ حاصل ہوتے نہ دنیا میں ان کی وہ فتوت اور جوانمردی اور وفاداری اور شجاعت شہرۂ آفاق ہوتی جس سے وہ ایسے ارجمند ٹھہرے جن کا کوئی مانند نہیں۔ اور ایسے یگانہ ٹھہرے۔ جس کا کوئی ہمجنس نہیں۔ اور ایسے فرد الفرد ٹھہرے۔ جن کا کوئی ثانی نہیں۔ اور ایسے غیب الغیب ٹھہرے جن پر کسی ادراک کی رسائی نہیں۔ اور ایسے کامل اور بہادر ٹھہرے۔ کہ گویا ہزارہا شیر ایک قالب میں ہیں۔ اور ہزارہا پلنگ ایک بدن میں جن کی قوت اور طاقت سب کی نظروں سے بلند تر ہو گئی۔ اور جو تقرب کے اعلیٰ درجات تک پہنچ گئے۔

اور دوسرا حصہ انبیاء اور اولیاء کی عمر کا فتح میں اقبال میں دولت میں بمرتبہ کمال ہوتا ہے۔ تا وہ اخلاق ان کے ظاہر ہو جائیں۔ کہ جن کے ظہور کے لئے فتح مند ہونا صاحب اقبال ہونا صاحب دولت ہونا صاحب اختیار ہونا صاحب اقتدار ہونا صاحب طاقت ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے دکھ دینے والوں کے گناہ بخشنا اور اپنے ستانے والوں سے درگذر کرنا اور اپنے دشمنوں سے پیار کرنا اور اپنے بد اندیشوں کی خیر خواہی بجا لانا دولت سے دل نہ لگانا۔ دولت سے مغرور نہ ہونا۔ دولتمندی میں امساک اور بخل اختیار نہ کرنا اور کرم اور جود اور بخشش کا دروازہ کھولنا اور دولت کو ذریعہ نفس پروری نہ ٹھہرانا اور حکومت کو آلہ ظلم و تعدی نہ بنانا۔ یہ سب اخلاق ایسے ہیں۔ جن کے ثبوت کے لئے صاحب دولت اور صاحب طاقت ہونا شرط ہے۔ اور اسی وقت بہ پایۂ ثبوت پہنچتے ہیں کہ جب انسان کے لئے دولت اور اقتدار دونوں میسر ہوں پس چونکہ بجز زمانہ مصیبت و ادبار و زمانہ دولت و اقتدار یہ دونوں قسم کے اخلاق ظاہر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے حکمت کاملہ ایزدی نے تقاضا کیا۔ کہ انبیاء اور اولیاء کو ان دونوں طور کی حالتوں سے کہ جو ہزارہا نعمتوں پر مشتمل ہیں متمتع کرے۔ لیکن ان دونوں حالتوں کا زمانہ وقوع ہر ایک کے لئے ایک ترتیب پر نہیں ہوتا۔ بلکہ حکمت الٰہیہ بعض کے لئے زمانہ امن و آسائش پہلے حصہ عمر میں میسر کر دیتی ہے۔ اور زمانہ تکالیف پیچھے سے اور بعض پر پہلے وقتوں میں تکالیف وارد ہوتی ہیں۔ اور پھر آخر کار نصرت الٰہی شامل ہو جاتی ہے۔ اور بعض میں یہ دونو حالتیں مخفی ہوتی ہیں۔ اور بعض میں کامل درجہ پر ظہور و بروز پکڑتی ہیں۔

اور اس بارے میں سب سے اول قدم حضرت خاتم الرسل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بکمال وضاحت سے یہ دونوں حالتیں وارد ہو گئیں۔ اور ایسی ترتیب سے آئیں۔ کہ جس سے تمام اخلاق فاضلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مثل آفتاب کے روشن ہو گئے۔ اور مضمون انک لعلیٰ خلق عظیم کا بپایہ ثبوت پہنچ گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور پر علی وجہ الکمال ثابت ہونا تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا۔ اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔

پس اسی تحقیق سے یہ اعتراض بھی بالکل دور ہو گیا کہ جو مسیح کے اخلاق کی نسبت دلوں میں گذر سکتا ہے۔ یعنی یہ کہ اخلاق حضرت مسیح علیہ السلام دونوں قسم مذکورہ بالا پر علی وجہ الکمال ثابت نہیں ہو سکتے۔ بلکہ ایک قسم کے رو سے بھی ثابت نہیں ہیں۔ کیونکہ مسیح نے جو زمانہ مصیبتوں میں صبر کیا۔ تو کمالیت اور صحت اس صبر کی تب بپایۂ صداقت پہنچ سکتی تھی۔ کہ جب مسیح اپنے تکلیف دہندوں پر اقتدار اور غلبہ پا کر اپنے موذیوں کے گناہ دلی صفائی سے بخش دیتا۔ ایسا حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں اور دوسرے لوگوں پر بکلی فتح پا کر اور ان کو اپنی تلوار کے نیچے دیکھ کر پھر ان کا گناہ بخش دیا۔ اور صرف انہیں چند لوگوں کو سزا دی۔ جن کو سزا دینے کے لئے حضرت احدیت کی طرف سے قطعی حکم وارد ہو چکا تھا۔ اور بجز ان ازلی ملعونوں کے ہر ایک دشمن کا گناہ بخش دیا۔ اور فتح پا کر سب کو لاتثریب علیکم الیوم کہا۔ اور اسی عفو تقصیر کی وجہ سے کہ جو مخالفوں کی نظر میں ایک امر محال معلوم ہوتا تھا۔ اور اپنی شرارتوں پر نظر کرنے سے وہ اپنے تئیں اپنے مخالف کے ہاتھ میں دیکھ کر مقتول خیال کرتے تھے۔ ہزاروں انسانوں نے ایک ساعت میں دین اسلام قبول کر لیا۔ اور حقانی صبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جو ایک زمانہ دراز تک آنجناب نے ان کی سخت سخت ایذاؤں پر کیا تھا۔ آفتاب کی طرح ان کے سامنے روشن ہو گیا۔

اور چونکہ فطرۃً یہ بات انسان کی عادت میں داخل ہے۔ کہ اسی شخص کے صبر کی عظمت اور بزرگی انسان پر کامل طور پر روشن ہوتی ہے۔ کہ جو بعد زمانہ آزار کشی کے اپنے آزار دہندہ پر قدرت انتقام پا کر اس کے گناہ بخش دے۔ اسی وجہ سے مسیح کے اخلاق کہ جو صبر اور حلم اور برداشت کے متعلق تھے بخوبی ثابت نہ ہوسکے۔ اور یہ امر اچھی طرح نہ کھلا کہ مسیح کا صبر اور حلم اختیاری تھا یا اضطراری تھا۔ کیونکہ مسیح نے اقتدار اور طاقت کا زمانہ نہیں پایا تا دیکھا جاتا۔ کہ اس نے اپنے موذیوں کے گناہ کو عفو کیا یا انتقام برخلاف اخلاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ صدہا مواقع میں اچھی طرح کھل گئے۔ اور امتحان کئے گئے۔ اور ان کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہو گئی۔ اور جو اخلاق کرم اور جود اور سخاوت اور ایثار اور فتوت اور شجاعت اور زہد اور قناعت اور اعراض عن الدنیا کے متعلق تھے۔ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک میں ایسے روشن اور تاباں اور درخشاں ہوئے کہ مسیح کیا بلکہ دنیا میں آنحضرت سے پہلے کوئی بھی ایسا نبی نہیں گذرا۔ جس کے اخلاق ایسی وضاحت تامہ سے روشن ہو گئے ہوں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرت پر کھول دیئے۔ سو آنجناب نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا۔ نہ کوئی عمارت بنائی۔ نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی۔ بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی۔ اپنی ساری عمر بسر کی۔ بدی کرنے والوں سے نیکی کر کے دکھلائی۔ اور وہ جو دل آزار تھے۔ ان کو ان کی مصیبت کے وقت اپنے مال سے خوشی پہنچائی۔ سونے کے لئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کے لئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا۔ اور کھانے کے لئے نان جو یا فاقہ اختیار کیا۔ دنیا کی دولتیں بکثرت ان کو دی گئیں۔ پر آنحضرت نے اپنے پاک ہاتھوں کو دنیا سے ذرا آلودہ نہ کیا۔ اور ہمیشہ فقر کو تونگری پر اور مسکینی کو امیری پر اختیار رکھا۔ اور اس دن سے جو ظہور فرمایا تا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ بجز اپنے مولیٰ کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا۔ اور ہزاروں دشمنوں کے مقابلے پر معرکہ جنگ میں کہ جہاں قتل کیا جانا یقینی امر تھا۔ خالصاً خدا کے لئے کھڑے ہو کر اپنی شجاعت اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھلائی۔ غرض جود اور سخاوت اور زہد اور قناعت اور مردی اور شجاعت اور محبت الٰہیہ کے متعلق جو جو اخلاق فاضلہ ہیں۔ وہ بھی خداوند کریم نے حضرت خاتم الانبیاء میں ایسے ظاہر کئے۔ کہ جن کی مثل نہ کبھی دنیا میں ظاہر ہوئی۔ اور نہ آئندہ ظاہر ہو گی۔ لیکن مسیح علیہ السلام میں اس قسم کے اخلاق بھی اچھی طرح ثابت نہیں ہوئے۔ کیونکہ یہ سب اخلاق بجز زمانہ اقتدار اور دولت کے بپایۂ ثبوت نہیں پہنچ سکتے۔ اور مسیح نے اقتدار اور دولت کا زمانہ نہیں پایا۔ اس لئے دونوں قسم کے اخلاق اس کے زیر پردہ رہے۔ اور جیسا کہ شرط ہے۔ ظہور پذیر نہ ہوئے۔

پس یہ اعتراض مذکورہ بالا جو مسیح کی ناقص حالت پر وارد ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل حالت سے بکلی مندفع ہو گیا۔ کیونکہ وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر ایک نبی کے لئے متمم اور مکمل ہے۔ اور اس ذات عالی کے ذریعہ سے جو کچھ امر مسیح اور دوسرے نبیوں کا مشتبہ اور مخفی رہا تھا۔ وہ چمک اٹھا۔ اور خدا نے اس ذات مقدس پر انہیں معنوں کر کے وحی اور رسالت کو ختم کیا۔ کہ سب کمالات اس وجود باجود پر ختم ہو گئے۔ وھذا فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔"

(براہین احمدیہ حصہ دوم صفحہ ۲۵۰-۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

اہلِ پاکستان کے لئے دو غور طلب باتیں

(مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی مولوی فاضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب گورنمنٹ نے رسالہ "الشہاب" ضبط کر کے ملک میں اشتعال اور بد امنی کو روکنے کی قابلِ تحسین کوشش فرمائی۔ مگر سوچنے والی بات تو یہ ہے کہ کیا کاغذ کے چند صفحات کو ضبط کر کے وہ منشار پورا ہو گیا۔ جو گورنمنٹ کے مدنظر ہے اور کیا اس بھڑک اٹھنے والی آگ پر قابو پا لیا گیا جو پاکستان کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا سکتی ہے؟ واقعات بتا رہے ہیں کہ ایسا نہیں ہو سکا۔ اور گورنمنٹ کے مدنظر جو غرض تھی نہ صرف یہ کہ وہ پوری نہیں ہوئی بلکہ الٹا گورنمنٹ کے اس فعل کو بھی ذریعہ اشتعال بنا لیا گیا ہے۔ احراری مقررین جو جھوٹ بول بول کر عوام کے جذبات سے کھیلنے کے پرانے عادی ہیں۔ وہ گاؤں گاؤں جا کر جلسے کرتے ہیں اور ہر جگہ یہ آگ لگاتے پھر رہے ہیں کہ "مرزائی" دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اہلِ بیتؓ۔ صحابہ کرامؓ اور اولیاء اعظام کی (نعوذ باللہ) توہین کرنے والے ہیں۔ پاکستان کے غدار اور دشمن ہیں۔ اسلام کی رو سے ان لوگوں کا قتل نہ صرف جائز ہے بلکہ ان کو ٹھکانے لگانے والا غازی اور مجاہد ہے۔ ہماری گورنمنٹ چونکہ اسلام کے اصول پر عمل نہیں کر رہی۔ اسلئے یہ "مرزائی" پاکستان میں نظر آ رہے ہیں۔ جونہی صحیح اسلامی نظام قائم ہو گیا۔ آپ کو کوئی مرزائی نظر نہیں آئے گا۔ ضلع لائل پور میں یہی ہو رہا ہے۔ پچھلے دنوں گھسیٹ پور چک $\frac{79}{R.B}$ تحصیل جڑانوالہ میں احرار کانفرنس ہوئی اور تقریباً ہر مقرر نے اپنے پیرایہ میں پھر پھرا کر صرف اسی ایک بات پر زور دیا۔ اب حال ہی میں ۱۵ر اکتوبر بموضع کھتووالی چک $\frac{312}{ج ب}$ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جلسہ کر کے احراری لیکچراروں نے اوکاڑہ میں بے گناہ احمدی کے قتل کو خوب سراہا اور قاتل کو داد دی اور کھلم کھلا کہا کہ اے مسلمانو اگر تمہارے اندر دینی غیرت پیدا ہو جائے تو ایک دن کے اندر تمام "مرزائیوں" کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ غرض آگ اگلنے والے احراری لیکچرار جھوٹ اور افتراء کے ذریعے لوگوں کو مشتعل کر رہے ہیں دیہات میں گورنمنٹ کا کوئی رپورٹر تو ہوتا نہیں۔ اس لئے وہ جی بھر کر زہر اگلتے اور پاکستان کی معصوم فضا کو متعفن کرتے پھر رہے ہیں۔ مگر گورنمنٹ اپنی جگہ مطمئن ہے کہ ہم نے "الشہاب" ضبط کر کے تباہ کن فتنہ کا منہ بند کر دیا ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ نے اس لاوے کا صرف ایک منہ بند کیا ہے۔ اور سینکڑوں منہ کھلے چھوڑ رکھے ہیں۔ جو جگہ جگہ آتش فشانی کر رہے ہیں خود "الشہاب" کی فضیلی کو بھی احراری لیکچرار اس رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ کہ گویا گورنمنٹ نے خالص دینی معاملہ میں مداخلت کر کے مسلمانوں پر ظلم کیا ہے اور اس طرح گورنمنٹ کے خلاف بھی لوگوں کو مشتعل کیا جا رہا ہے۔ جماعت احمدیہ کے خلاف یہ اشتعال انگیزیاں۔ یہ ملک بدر کر دینے کی دھمکیاں یہ ارتداد کے فتوے اور قتل کے واقعات بحیثیت ایک احمدی کے ہمارے لئے ہرگز فکر کا موجب نہیں۔ کیونکہ ہمارے خلاف وہی ہتھیار استعمال ہو رہے ہیں۔ جو پہلے مامورین الٰہی کے ماننے والوں کے خلاف استعمال ہوتے رہے۔ وہی اکثریت کا رعب اور گھمنڈ۔ وہی ملک بدر کر دینے کی دھمکیاں اور قتل کے واقعات۔ وہی وعظ کہ جان کی امان چاہتے ہو تو ہمارے ساتھ مل کر جو کچھ ہم کہتے اور کرتے ہیں وہی کرو۔ ورنہ یاد رکھو تم ہمارے مسلک کے باغی اور ہمارے خیالات کی رو سے مرتد ہو۔ اور ہمارے ہاں ایسے باغیوں اور مرتدوں کی سزا جلا وطنی ہے یا قتل۔ پس جماعت احمدیہ کے لئے یہ چیزیں خوف و ہراس کا موجب نہیں۔ بلکہ قرآن مجید کی آیت

ما یقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک

کے مطابق جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہم پر وہی اعتراضات کئے جاتے ہیں جو پہلے انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں پر کئے گئے اور وہی دھمکیاں دی جاتی ہیں اور عملاً بھی وہی سلوک کیا جاتا ہے جو پہلے نبیوں کی جماعتوں سے ہوا اور جس کا قرآن مجید میں جگہ جگہ ذکر ہے تو ہمارے مخالفین کی طرف سے اس قسم کی ہر حرکت ہمارے ایمان کو ایک سیڑھی اور بلند کر دیتی ہے۔ پس جماعت احمدیہ کی خاطر نہیں بلکہ ملکی حالات کے تقاضا کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ ہر امن پسند شہری کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہماری حکومت کا رجحان کس طرف ہے؟ کیا یہ رَو ملک کے امن کو تباہ کر دینے والی نہیں؟ وہ ملک جس میں صرف احمدی ہی نہیں بستے۔ بلکہ شیعہ بھی بستے ہیں۔ دیوبندی خیالات اور بریلوی خیالات کے لوگ بھی بستے ہیں اہلِ حدیث اور اہلِ قرآن (چکڑالوی) بھی بستے ہیں اور یہ سب ایک دوسرے کو اپنے اپنے خیالات کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ پھر ہمارے ملک میں عیسائی بستے ہیں۔ ہندو بھی بستے ہیں۔ پارسی بھی بستے ہیں۔ پس اگر مذہبی اختلاف کی بنا پر اس تشدد کو برداشت کر لیا گیا تو ظاہر ہے کہ یہ چکی پھر کہیں نہیں تھمے گی۔ کیا ہماری حکومت بھی لا بآ حل وعقد نے اس کے علاج کی کوئی صورت سوچی ہے؟ یا ارباب حکومت اس وقت سوچنا شروع کریں گے۔ جب ملک کے ہر شہر اور ہر قصبہ میں اوکاڑہ اور راولپنڈی کے ظالمانہ واقعات دہرائے جائیں گے۔؟

(۲)

اہلِ پاکستان کے لئے دوسری قابلِ غور بات یہ ہے کہ اگر احراری لیکچراروں کا یہ فتوے درست ہے کہ احمدی ان کے خیال کے مطابق مرتد ہیں اور ایسے لوگوں کو ملک سے نکال دینا یا قتل کر دینا نہ صرف جائز ہے بلکہ قابلِ فخر اور باعث ثواب ہے تو پھر یہ نظریہ ہر جگہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ پھر ہندوستان کے ہندوؤں کو بھی حق پہنچتا ہے کہ وہ ان کروڑوں مسلمانوں کو اپنے ملک سے نکال دیں یا قتل کر دیں۔ جو کسی زمانہ میں ہندو تھے۔ مگر اب ہندو مت سے ارتداد اختیار کر چکے ہیں۔ اور ان کے ایسا کرنے پر کسی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہندوستان کی حکومت کے خلاف احتجاج کرے بلکہ ان کے اس فعل کی تعریف کرنی ہوگی کہ انہوں نے "احراری اسلام" کے اصول پر عمل کیا۔ پھر ایک سکھ کو بھی حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی مسلمان کو اذان کہتے سنے تو اسے گولی سے اڑا دے۔ کیونکہ اذان سے اسکے مذہب کی توہین ہوتی ہے۔ پھر ایک ہندو یا سکھ کو حق پہنچتا ہے کہ جب کسی مسلمان کو قرآن مجید یا اسلام کی باتیں سناتا پائیں۔ تو اسکے پیٹ میں چھرا گھونپ دیں کیونکہ ان قانون کے خیال کے مطابق وہ مبلغ لوگوں کو مرتد کرنے کی فکر میں تھا۔ اسی طرح ایک عیسائی کو بھی حق پہنچتا ہے کہ اگر کوئی عیسائی اسلام قبول کرے تو یہ عیسائی اس اسلام قبول کرنے والے کی گردن اڑا دے اور اگر کسی کو اسلام کی تبلیغ کرتا پائے تو اسے بھی قتل کر دے۔ کیونکہ پہلا شخص اسکے مذہب سے مرتد ہو چکا تھا اور دوسرا شخص اسکے مذہب کی توہین کرنے والا تھا۔ پھر ایک یہودی کو بھی حق پہنچتا ہے کہ اگر کوئی یہودی مسلمان ہو جائے تو یہ بلا تامل مسلمان ہونے والے کو موت کے گھاٹ اتار دے۔ مختصر یہ کہ پھر ہر مذہب۔ ہر عقیدہ ہر مسلک اور ہر خیال کے آدمی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اگر کسی دوسرے کو دیکھے کہ اس کے خیالات اور مسلک کو ترک کر رہا ہے تو یہ اس سے یا جبراً اپنا خیال منوائے یا اپنے ملک سے نکال دے یا اسے قتل کر دے اور اگر کوئی اسکے خیالات کے خلاف تبلیغ کرے تو یہ اسے پھانسی پر لٹکا دے۔ پس اگر یہ احراری نظریہ درست ہے تو اہلِ پاکستان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ پھر یہ نظریہ ہر ملک ہر قوم اور ہر مذہب کے لئے درست ماننا پڑے گا۔ اور پھر خود ہی اندازہ لگا لیجئے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔

اس زمانہ کے علماء کہلانے والوں پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔ آج تقریباً ساری دنیا اسلام کے اس سنہری اصل کو تسلیم کر چکی ہے کہ ہر انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ جو مذہب چاہے قبول کرے اور جس قسم کے خیالات کو چاہے اپنائے۔ یو۔ این۔ او نے انسانی حقوق کی تعیین کے لئے جو کمیٹی مقرر کی اس نے بھی اس اصل کو تسلیم کر لیا کہ ہر انسان کو رائے اور مذہب کی آزادی حاصل ہے گویا اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ساری دنیا نے اپنے عمل سے مہر تصدیق ثبت کر دی مگر اس زمانہ کے خود غرض علماء اسلام کے اس اصل کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی وجہ سے فرمایا تھا کہ آنے والے مسیح اور مہدی کے زمانہ کے علماء اس زمانہ کی بدترین مخلوق ہوں گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ تو آہستہ آہستہ تمام دنیا کو اسلام کی طرف لانے کے سامان فرما رہا ہوگا اور یہ ناخلف دنیا کو اسلام سے بدظن کرنے میں مصروف ہوں گے۔

پس اربابِ پاکستان کے لئے دوسری سوچنے والی بات یہ ہے کہ اس قسم کے بد امنی پھیلانے والے اصول کی تبلیغ و تشہیر کرنے والوں کا کھوج لگائیں۔ اور پھر جس سوراخ سے یہ گند بہہ رہا ہے اس سوراخ کو بند کرنے کی فکر کریں۔ ظاہر ہے کہ جو گروہ اس قسم کے اصول کی ترویج کرتا ہے وہ پاکستان ہی کا نہیں بلکہ اسلام کا دشمن ہے اور مخالفین اسلام کے ایسے راستے کھول رہا ہے جن پر چل کر وہ پاکستان اور اسلام دونوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

تصحیح:

۲۰ر تاریخ الفضل میں جو میرا مضمون چھپا ہے اس میں مدیر فکاہات کے متعلق "شقی القلب" کے الفاظ بڑھا دیئے گئے ہیں۔ یہ الفاظ میرے نہیں ان کو حذف سمجھا جائے۔ (خاکسار صلاح الدین)

رپورٹ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی

مورخہ ۱۲ یوم التبلیغ کے روز لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی بعض ممبرات دس بجے دن کے انجمن احمدیہ میں جمع ہو کر دعا کرنے کے بعد تین تین عورتوں کے گروپ کی صورت میں اپنی اپنی واقف غیر احمدی بہنوں کے گھر جا کر نہایت اچھے طریق سے فریضہ تبلیغ ادا کیا اور کچھ ٹریکٹ بھی تقسیم کئے اور بعض بہنوں نے انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی۔ اور بہت سی غیر احمدی بہنوں کو پیغام حق پہنچایا۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاہے گاہے باز خواں!

اب اسلام اور مغربی تہذیب کا تصادم ایک دوسرے ڈھنگ پر ہو رہا ہے۔ یقیناً مغربی تہذیب کسی حیثیت سے بھی اسلام کے مقابلہ کی تہذیب نہیں اگر تصادم اسلام سے ہو تو دنیا کی کوئی قوت اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتی۔ مگر اسلام ہے کہاں؟ مسلمانوں میں نہ اسلامی سیرت ہے نہ اسلامی اخلاق۔ نہ اسلامی افکار رہیں نہ اسلامی اسپرٹ۔ حقیقی اسلامی روح نہ ان کی مسجدوں میں ہے نہ مدرسوں میں نہ خانقاہوں میں۔ عملی زندگی سے اسلام کا ربط باقی نہیں رہا۔ اسلام کا قانون نہ ان کی شخصی زندگی میں نافذ ہے نہ اجتماعی زندگی میں۔ تمدن و تہذیب کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس کا نظم صحیح اسلامی طرز پر باقی ہو۔ ایسی حالت میں دراصل مقابلہ اسلام اور مغربی تہذیب کا نہیں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کی افسردہ، جامد اور پسماندہ تہذیب کا مقابلہ ایک ایسی تہذیب سے ہے۔ جس میں زندگی ہے۔ حرکت ہے۔ روشنیٔ علم ہے۔ گرمیٔ عمل ہے۔ ایسے غیر مساوی مقابلہ کا جو نتیجہ ہو سکتا ہے وہی ظاہر ہو رہا ہے۔ مسلمان پسپا ہو رہے ہیں۔ ان کی تہذیب شکست کھا رہی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ مغربی تہذیب میں جذب ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کے دلوں اور دماغوں پر مغربیت مسلط ہو رہی ہے ان کے ذہن مغربی سانچوں میں ڈھل رہے ہیں، ان کی فکری و نظری قوتیں مغربی اصولوں کے مطابق تربیت پا رہی ہیں۔ ان کے تصورات، ان کے اخلاق، اُن کی معیشت، اُن کی معاشرت، ان کی سیاست۔ ہر چیز مغربی رنگ میں رنگی جا رہی ہے اور ان کی نئی نسلیں اس تخیل کے ساتھ اٹھ رہی ہیں کہ زندگی کا حقیقی قانون وہی ہے۔ جو مغرب سے ان کو مل رہا ہے۔ یہ شکست دراصل مسلمانوں کی شکست ہے۔ مگر بد قسمتی سے اس کو اسلام کی شکست سمجھا جاتا ہے۔

ایک ملک نہیں جو اس مصیبت میں گرفتار ہو۔ ایک قوم نہیں جو اس خطرے میں مبتلا ہو۔ آج تمام دنیائے اسلام اسی خوفناک انقلاب کے دور سے گذر رہی ہے۔ درحقیقت یہ علماء کا کام تھا۔ کہ جب اس انقلاب کی ابتداء ہو رہی تھی۔ اس وقت وہ بیدار ہوتے۔ آنے والی تہذیب کے اصول و مبادی کو سمجھتے۔ مغربی ممالک کا سفر کرتے۔ ان کے علوم کا مطالعہ کرتے جن کی بنیاد پر یہ تہذیب اٹھی ہے۔ اجتہاد کی قوت سے کام لے کر ان کارآمد علمی اکتشافات اور عملی طریقوں کو اخذ کر لیتے۔ جن کے بل پر مغربی قوموں نے ترقی کی ہے۔ اور ان کل پرزوں کو اصول اسلام کے ماتحت مسلمانوں کے تعلیمی نظام اور ان کی تمدنی زندگی کی مشین میں اس طرح نصب کر دیتے کہ کئی صدیوں کے جمود سے جو نقصان پہنچا تھا۔ اس کی تلافی ہو جاتی۔ اور اسلام کی گاڑی پھر سے زمانہ کی رفتار کے ساتھ چلنے لگتی۔ مگر افسوس علماء (الا ماشاء اللہ) خود اسلام کی حقیقی روح سے خالی ہو چکے تھے۔ ان میں اجتہاد کی قوت نہ تھی۔ ان میں تفقہ نہ تھا۔ ان میں حکمت نہ تھی۔ ان میں عمل کی طاقت نہ تھی۔ ان میں یہ صلاحیت ہی نہ تھی کہ خدا کی کتاب اور رسول خدا کی علمی و عملی ہدایت سے اسلام کے دائمی اور لچکدار اصول اخذ کرتے اور زمانہ کے متغیر حالات میں ان سے کام لیتے۔ اس میں شک نہیں کہ علماء نے نئی تہذیب کا مقابلہ کرنے کی کوشش ضرور کی۔ مگر مقابلہ کیلئے جس سر و سامان کی ضرورت تھی۔ وہ ان کے پاس نہ تھا۔ حرکت کا مقابلہ جمود سے نہیں ہو سکتا۔ رفتار زمانہ کو منطق کے زور سے نہیں بدلا جا سکتا۔ نئے اسلحہ کے سامنے فرسودہ اور زنگ آلود ہتھیار کام نہیں دے سکتے......

بد قسمتی یہ ہے کہ علماء اسلام کو اب تک اپنی غلطی کا احساس نہیں ہوا ہے۔ قریب قریب ہر اسلامی ملک میں علماء کی جماعت اب بھی اس روش پر قائم ہے اور اصرار و شدت کے ساتھ قائم ہے۔ جس کی وجہ سے ابتداء میں ان کو ناکامی ہوئی تھی۔ چند مستثنیٰ شخصیتوں کو چھوڑ کر علماء کی عام حالت یہ ہے۔ کہ وہ زمانہ کے موجودہ رجحانات اور ذہنیتوں کی نئی ساخت کو سمجھنے کی قطعاً کوشش نہیں کرتے۔ جو چیزیں مسلمانوں کی نئی نسلوں کو اسلام سے بیگانہ کر رہی ہیں۔ ان پر اظہار نفرت تو ان سے جتنا چاہیئے کرا لیجئے۔ لیکن اس زہر کا تریاق بہم پہنچانے کی زحمت وہ نہیں اٹھا سکتے۔ جدید حالات نے مسلمانوں کے لئے جو پیچیدہ علمی اور عملی مسائل پیدا کر دیئے ہیں۔ ان کو حل کرنے میں ان حضرات کو ہمیشہ ناکامی ہوتی ہے اس لئے کہ ان مسائل کا حل اجتہاد کے بغیر ممکن نہیں اور اجتہاد کو یہ اپنے اوپر حرام کر چکے ہیں.......

انہوں نے اپنے اردگرد دو سو برس پرانی فضاء پیدا کر رکھی ہے۔ اسی فضاء میں سوچتے ہیں۔ اسی میں رہتے ہیں۔ اور اسی کے مناسب حال باتیں کرتے ہیں۔

بلاشبہ علوم اسلامی کے جواہر آج دنیا میں انہی بزرگوں کے دم سے قائم ہیں۔ اور جو کچھ دینی تعلیم پھیل رہی ہے انہی کے ذریعہ پھیل رہی ہے۔ لیکن دو سو برس کی جو وسیع خلیج انہوں نے اپنے اور زمانہ حال کے درمیان حائل کر رکھی ہے۔ وہ اسلام اور جدید دنیا کے درمیان کوئی ربط قائم نہیں ہونے دیتی۔ جو اسلامی تعلیم کی طرف جاتا ہے۔ وہ دنیا کے کسی کام کا نہیں رہتا۔ جو دنیا کے کام کا بننا چاہتا ہے۔ وہ اسلامی تعلیم سے بالکل بیگانہ رہتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس وقت دنیائے اسلام میں ہر جگہ دو ایسے گروہ پائے جاتے ہیں۔ جو بالکل ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک گروہ اسلامی علوم اور اسلامی ثقافت کا علمبردار ہے۔ مگر زندگی کے کسی شعبے میں مسلمانوں کی رہنمائی کے قابل نہیں دوسرا گروہ مسلمانوں کی علمی۔ ادبی۔ تمدنی اور سیاسی زندگی کی گاڑی کو چلا رہا ہے۔ مگر اسلام کے اصول و مبادی سے ناواقف ہے۔ اسلامی تہذیب کی اسپرٹ سے بیگانہ ہے۔ اس کے اجتماعی نظام اور تمدنی قوانین سے ناآشنا ہے۔ صرف دل کے ایک گوشہ میں ایمان کا تھوڑا بہت نور رکھتا ہے۔ باقی تمام حیثیتوں سے اس میں اور ایک غیر مسلم میں کوئی فرق نہیں۔ مگر چونکہ علمی و عملی طاقت جو کچھ بھی ہے۔ اسی گروہ کے ہاتھ میں ہے۔ اور اسی کے دست و بازو ہیں۔ جو گاڑی چلانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ ملت کی گاڑی کو لیکر گمراہی کی وادیوں میں بھٹکتا چلا جا رہا ہے اور کوئی نہیں جو اس کو سیدھا راستہ بتا دے

میں اس حالت کو دیکھ رہا ہوں۔ اور اس کا خوفناک انجام میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اگرچہ رہنمائی کیلئے جس علم و فضل اور جامعیت کی ضرورت ہے وہ مجھ کو حاصل نہیں نہ اتنی قوت میسر ہے کہ اپنے بگڑے ہوئے حالات میں اتنی بڑی قوم کی اصلاح کر سکوں لیکن اللہ نے دل میں ایک درد دیا ہے۔ اور وہی درد مجبور کرتا ہے کہ جو تھوڑا سا علم اور نور بصیرت اللہ تعالیٰ نے بخشا ہے اس سے کام لے کر مسلمانوں کے ان دونوں گروہوں کو اسلامی تعلیم کے اصل منبع اور اسلامی تہذیب کے حقیقی سرچشمہ کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دوں اور کامیابی و ناکامی سے بے پرواہ ہو کر اپنی سی کوشش کر دیکھوں (مولانا ابوالاعلیٰ مودودی ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

(منقول از روزنامہ "تسنیم" مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۵ء)

قرآن عظیم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

(خواجہ عباد اللہ اختر بی اے جہلم)

موقر روزنامہ زمیندار مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۵۵ء میں میرا ایک مقالہ زیر عنوان بالا شائع ہو چکا ہے اس کے آخر میں میں نے لکھا تھا کہ اگر کسی کو ضرورت محسوس ہوئی۔ تو مفصل آیات قرآنی کا حوالہ دیا جائیگا ایک محترم نے شہر سیالکوٹ سے اپنے خط میں اس کا مطالبہ کیا ہے۔ ممکن ہے کہ اور حضرات نے بھی یہی ضرورت محسوس کی ہو۔ اس لئے تمام حضرات کی آگاہی کے لئے گذارش ہے۔ کہ مفصل حوالہ جات روزنامہ زمیندار اخبار ۷، ۸ مئی ۱۹۴۸ء میں زیر عنوان "یہود کا عبرت انگیز انجام" شائع ہو چکے ہیں۔ ممکن ہے کہ کسی کے پاس زمیندار کے پرچے محفوظ نہ ہوں اس لئے ملخص حسب ذیل ہے:—

سورہ بنی اسرائیل میں ایک رؤیا مذکور ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھایا گیا تھا (پ ۱۵) اس رؤیا میں جو کچھ ذریت حضرت ابراہیمؑ۔ بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل کا آغاز و انجام ہونے والا تھا۔ دکھایا گیا تھا۔ یہ آیات مسجد الحرام اور مسجد اقصیٰ کے متعلق تھیں۔ جو دونوں قوموں کے مذہبی مرکز ہیں۔ یہ رؤیا جہاں تک بنی اسرائیل کا تعلق ہے۔ حضرت موسیٰ کو بھی دکھایا گیا تھا۔ اسی لئے اس موسوی رؤیا کا حوالہ سورہ بنی اسرائیل میں دیا گیا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ برکت فرمایا۔ کہ تمام زمین جو دریائے نیل سے فرات تک ہے۔ تیری ذریت کو ہمیشہ کے لئے دوں گا۔ چنانچہ نزول تورات کے بعد ارض فلسطین پر قبضہ بنی اسرائیل کا ہو گیا۔ آپ کے حق میں وعدہ پورا ہوا۔ صحف موسیٰ میں اُن کو متنبہ کیا گیا تھا۔ کہ اگر وہ تورات کے احکام کی خلاف ورزی کریں گے۔ تو عذاب لعنت میں گرفتار ہوں گے۔ دو دفعہ وہ احکام شریعت کے خلاف سرکشی اختیار کریں گے پہلی دفعہ وہ اسیر ہوں گے۔ چنانچہ اسیری بابل ستر سال رہی۔ دوسری دفعہ ایک غیر قوم (رومی) اُن کے مرکزی مقام کو تباہ و برباد کر دیں گے۔ اور وہ بے دخل ہو کر روئے زمین پر آوارہ ہوں گے۔ ان کا احیاء دوبارہ کار ایک نبی ہوگا۔ جو ان کے بھائیوں بنی اسمٰعیل سے معبوث ہوگا۔ اور وہ برکت میں برکت مثیل موسیٰ ہوگا۔ قرآن میں بار بار دعوت اتحاد جو بنی اسرائیل کو دی گئی ہے۔ انہی موسوی پیشگوئیوں کے حوالے سے دی گئی۔ جب آخری وعدہ کا وقت آئے گا۔ تو خدا ان کو دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جہاں کہیں بھی ہوں گے سمیٹ کر پھر اسی ارض مقدس میں جمع کرے گا۔ چنانچہ قرآن میں بھی اس کا اشارہ ہے کہ جب آخری وعدہ کا وقت آئے گا۔ جئنا بکم لفیفا (پ ۱۵ رکوع ۱۲) اس وعدہ کا وقت متعین تورات میں تو نہیں۔ لیکن قرآن میں بیان فرمایا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رؤیا میں صرف ذریت ابراہیم ہی کا نہیں۔ بلکہ تمام عالم اسلام کے حالات تاقیامت کے مشاہدہ کا ذکر ہے۔

قرآن (سورۃ الکہف پارہ ۱۶ رکوع ۱ و ۲) میں مذکور ہے کہ ذی القرنین کے وقت سے یاجوج اور ماجوج اپنے اپنے ملک میں بند پڑے ہیں۔ صحف انبیاء میں یاجوج روس ہے۔ اور ماجوج دیگر اقوام یورپ و امریکہ پسران یافث ہیں۔ ان کا نسب نامہ صحف موسیٰ میں بھی دیا گیا ہے۔ ان میں چینی اور تاتاری اور مغل بھی شامل ہیں۔ سورۂ انبیاء (پ ۱۷) میں مذکور ہے۔ کہ اس بستی یروشلم کے رہنے والوں پر لازم ہے۔ کہ وہ پھر سے اس طرف رجوع نہ کریں۔ جب تک یاجوج اور ماجوج کو کھول نہ دیا جائے۔ اور وہ ہر ایک بلندی سے تیزی کے ساتھ آئیں گے۔ واقترب الوعد الحق ان کی نسل نو آبادیات امریکہ، افریقہ و ایشیا میں پھیل جائے گی۔ سورہ الکہف (پ ۱۶ ع ۲) میں مذکور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ کہ ہم ان مفسدوں، کو ایک دوسرے میں موج مارتے ہوئے چھوڑ دیں گے۔ اس کا آغاز ۱۹۱۴ء میں ہوا۔ اس کے بعد یہود کا اجتماع ارض فلسطین میں بھی شروع ہو گیا۔ دوسری جنگ بھی ہوئی۔ اور تیسرے کی تیاری میں مصروف ہیں اور یہ فیصلہ کن جنگ ہوگی۔ اس کی نسبت قرآن دپارہ ۱۷، رکوع ۷ میں مذکور ہے کہ

"جن لوگوں کے بارہ میں ہماری طرف
سے نیک وعدہ پہلے ہی ہو چکا وہ
اس نار حرب سے دور ہی رکھے
جائیں گے۔ وہ اس کے کھٹکے کو نہ
سنیں گے۔ اور ہمیشہ من مانی امن کی
پسندیدہ زندگی بسر کریں گے۔
اور یہ فزع اکبر ان کو افسردہ خاطر نہ کریگا"

یہ وہ آیہ کریمہ و مبارکہ ہے۔ جس کی طرف میں نے اپنے مقالہ ۷، اکتوبر میں اشارہ کیا تھا۔ حالات اور واقعات یہ ہیں کہ یاجوج اور ماجوج اپنا حلیف تمام اقوام عالم کو بنا چکے ہیں۔ چنانچہ یو۔ این۔ او میں شرکت سب کی ہے۔ اس ادارہ کی غرض یہ ہے۔ کہ یاجوج روس اور ماجوج برطانیہ اور امریکہ اور ان کے حلیف ایک دوسرے کے خلاف متوقع جنگ میں صف آراء ہوں۔ اس وقت ماجوج امریکہ کا پلہ بھاری ہے اور تمام دنیائے اسلام اس کے پنجۂ اقتدار میں ہے اگر قرآن کے انتباہ سے فائدہ نہ اٹھایا تو انجام وہی ہوگا جو قرآن کی آیات بینات میں مذکور ہے اس جنگ کا آغاز کوریا میں ہو چکا ہے لیکن یہ تو ابتدا ہے آگے آگے دیکھنا ہوتا ہے کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ وہ کون خوش قسمت قوم ہے۔ جو اس "نیک وعدہ" کی مستحق ہے۔ اور اس تباہ کن ہولناک جنگ کی تباہ کاری سے دور ہی رہے گی ہر ایک ہو سکتی ہے۔ جو اس جنگ میں شامل نہ ہو۔ لیکن ہونی انہونی نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو محفوظ و مصئون رکھے

(منقول از روزنامہ "زمیندار" مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۵۰ء)

اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دو احمدیوں کی شہادت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ کی قرارداد

عـ۱ :- جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ ضلع لائل پور کا یہ اجلاس مورخہ ۱۵؍۱۰؍۵۰ء بعد نماز جمعہ زیر صدارت مولانا مولوی عبد الرحمٰن صاحب، فاضل پریذیڈنٹ، جماعت ہذا حکومت پنجاب اور مرکزی حکومت پاکستان کی توجہ اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دن دہاڑے احمدیوں کے اعلانیہ قتل کے واقعات کی طرف مبذول کراتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ ان واقعات کی ذمہ داری ان شر پسند عناصر پر عائد ہوتی ہے۔ جو اعلانیہ احمدیوں کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے عوام کو دانستہ آئے دن مشتعل کرتے رہتے ہیں۔

عـ۲ :- بحیثیت وفادار پاکستان ہونے کے یہ اجلاس حکومت کی توجہ اس امر کی طرف دلاتا ہے۔ کہ اگر اس قسم کی غداری، شر انگیزی کو فوری طور پر سختی سے نہ دبایا گیا۔ تو اس کے نتائج پاکستان کے امن و عافیت کے لئے سخت خطرناک ہو سکتے ہیں۔ خصوصاً اس وقت جب کہ پاکستان کے دشمن بدخواہ اور غدار عناصر اس قسم کے واقعات کو بروئے کار لا کر پاکستان کے امن کو خطرہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔

عـ۳ :- اختلافات عقائد کی بناء پر اس قسم کے واقعات قتل، پاکستان کی زندگی کو غیر محفوظ بنانے کے لئے کافی ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے بیسیوں فرقوں میں ایک دوسرے سے اختلاف عقائد پایا جاتا ہے۔

عـ۴ :- یہ واقعات حکومت پاکستان کی اس بنیادی پالیسی کے لئے مہلک ہیں جو مساوات امن۔ انصاف اور رواداری پر مبنی ہے۔ اور جس کو ناکام بنانے کے لئے پاکستان کے قدیم دشمن ایک منصوبہ بندی کے ماتحت کمربستہ ہوئے ہیں۔ قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول

عـ۱ عزت مآب گورنر جنرل پاکستان

عـ۲ عزت مآب گورنر صاحب پنجاب

عـ۳ عزت مآب وزیر اعظم پاکستان اور پریس میں ارسال کی جائیں۔

(محمد اسحٰق وائس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ چک ۲۷ ج ب لائلپور)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری بیوی کئی روز سے بیمار چلی آرہی ہے۔ وہ زنانہ ہسپتال میں داخل ہے دن بدن اس کی حالت زیادہ تشویشناک ہوتی جارہی ہے۔ درویشان قادیان اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ دردِ دل سے میری بیوی کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔ (قدرت اللہ خان لاہور)

(۲) خاکسار کے والد صاحب مکرم میاں حسن محمد صاحب عرصہ ۸ ماہ سے پیشاب کے بند ہو جانے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (حافظ غلام محی الدین از گلر کہار)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد بزرگوار میاں احمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھابڑہ ضلع سرگودھا مورخہ ۲؍۱۰؍۵۰ء بروز سوموار بعارضہ ٹائیفائیڈ واصل بحق ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم کی عمر قریباً ۷۰ سال تھی۔ موضع مذکور میں سب سے پہلے احمدیت قبول کرنے کی سعادت والد صاحب مرحوم کو نصیب ہوئی۔ جن کے ذریعہ سے خاندان کے دیگر افراد احمدی ہوئے۔ باوجود ان پڑھ ہونے کے تبلیغ کا بڑا شوق رکھتے تھے۔ بڑے جوشیلے اور غیرت مند احمدی تھے۔ کئی دفعہ مخالفت کے زبردست ابتلا آئے۔ لیکن نہایت مستقل مزاجی سے سینہ سپر ہو کر برداشت کیا۔ اور یہ ابتلا ان کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوئے۔ جہاں صوم و صلوٰۃ کے خود پابند تھے۔ وہاں دوسروں کو بھی پابندی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ ہم سب بھائیوں کی تعلیم کے لئے حتی المقدور ازحد کوشاں رہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اپنے ماحول کے مطابق کافی علمی ترقی کی۔ ان کے جو جو احسانات اپنے بیٹوں اور پوتوں پر ہیں۔ وہ انشاء اللہ آئندہ کئی پشتوں تک یاد رہیں گے۔ مرحوم کی صحت قابل رشک تھی۔ بڑھاپے باوجود خوش طبع اور خوش مزاج تھے۔ ان کے خط و خال سے تاحال بڑھاپے کے آثار نمایاں نہیں تھے۔ اپنے تجارتی کاروبار کو نہایت تندہی، گرم جوشی اور خوشی سے سر انجام دیتے رہے۔ باوجود ہم سب بھائیوں نے کئی بار عرض کرنے کہ آپ بے شک آرام فرمائیں اور کاروبار کو ہاتھ تک نہ لگائیں لیکن وہ بیکاری کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ ہم سب بھائیوں کے دلوں میں ان کا غیر معمولی احترام تھا اور اب بھی یہی حسرت ہمارے دلوں میں باقی ہے۔ کہ والد صاحب مرحوم نے جس محنت، مشقت اور تکلیف سے ہماری پرورش اور تعلیم و تربیت کے لئے جد و جہد کی تھی۔ اس کا عشر عشیر بھی ہم خدمت نہیں کر سکے۔ اور نہ ہی انہوں نے موقعہ دیا۔ ویسے یہ خدا کی عین مہربانی ہے۔ کہ انہیں تمام زندگی میں اپنی اولاد کی طرف سے کوئی صدمہ نہیں پہنچا۔

ویسے مقامی طور پر جماعت کی تعداد بہت قلیل ہے۔ اس لئے ان کے جنازہ میں کافی تعداد میں دوست شریک نہیں ہو سکے۔ جماعت کے تمام دوستوں اور خصوصاً قادیان کے درویشان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (خاکسار اللہ بخش سکرٹری مال جماعت احمدیہ بھابڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

جنوبی افریقہ اسٹرلنگ حاصل کرنے میں عجلت کیوں کر رہا ہے؟

لندن ۱۸ر اکتوبر:- جنوبی افریقہ کی حکومت کے اس فیصلہ پر یہاں تعجب کا اظہار کیا جارہا ہے کہ لندن کی منڈی میں ۵۰ لاکھ پاؤنڈ کا قرضہ جاری کیا جائے۔ اس لئے کہ اس وقت یونین کے پاس اسٹرلنگ کا محفوظ ذخیرہ ۷ کروڑ اور ۸ کروڑ پاؤنڈ کے درمیان ہے۔ لیکن اس وقت کے بجائے جب جنوبی افریقہ کو اسٹرلنگ کی شدید ضرورت ہو جائے گی۔ ابھی وقت لندن کے سرمایہ کی منڈی میں آجانے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت حالات زیادہ موافق ہیں۔ بلا شبہ دوسرا عنصر جو یونین کے حکام کو متاثر کر رہا ہے یہ ہے کہ لندن کی منڈی میں ان کی گذشتہ کارروائی ناکام رہی تھی جب کہ ۱۹۴۹ء کے آخر میں انہوں نے ۳½ فی صدی کے حساب سے ایک کروڑ پاؤنڈ کا قرضہ جاری کیا تھا۔ لیکن اس کا ۸۰ فی صدی وہیں وضع کر لیا گیا۔ "اسٹیٹسٹ" کے مطابق دوسرا نکتہ جو کسی حد تک یونین کے حکام کو متاثر کر رہا ہے یہ ہے کہ غالباً آنے والے دنوں میں اس سرمایہ کا بڑا حصہ یونین سے باہر چلا جائے گا۔ جو گذشتہ سال ملک میں آگیا تھا۔ اس کا معتدبہ حصہ برطانیہ سے حاصل کیا گیا تھا۔ تاکہ برطانیہ کی اقتصادی صورت کے مزید بگڑنے کی صورت میں وہ ضمانت کا کام کرے۔

خدا تعالیٰ کا عظیم الشان
نشان
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

اولاد نرینہ - اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے قیمت بیس روپے - دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنرل اسمبلی سکرٹری جنرل ٹریگولی کو ان عہدہ پر قائم رکھنے کی بابت غور کرے گی

لیک سکسیس ۲۱؍ اکتوبر:- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر نصر اللہ انتظام نے تمام اراکین ممالک کو اطلاع دی ہے کہ جنرل اسمبلی کا اجلاس اس ہفتہ جمعرات سے شروع ہوگا اس اطلاع میں کسی ایجنڈے کا تذکرہ نہیں ہے۔ مگر باوثوق حلقوں کا کہنا ہے کہ سیکرٹری جنرل ٹریگولی کو حالیہ عہدے پر توسیع دینے کی بابت بحث ہوگی۔ سکرٹری جنرل ٹریگولی کو حالیہ عہدہ پر ۱۹۴۶ء میں مقرر کیا گیا تھا۔ ان کے عہدہ کی میعاد ۲ فروری ۱۹۵۱ء کو ختم ہوتی ہے۔ گزشتہ ہفتہ جب اسی سوال کو سلامتی کونسل میں اٹھایا گیا۔ تو روس کے حق تنسیخ کے باعث مسئلہ پر مزید کارروائی نہ ہو سکی امریکہ اور دوسرے ممالک کے مندوبین کا کہنا ہے کہ حق تنسیخ یا دوسری سفارشات کی غیر موجودگی میں جنرل اسمبلی پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی ہے اور جنرل اسمبلی خود اپنے اختیارات کو استعمال کرکے ٹریگولی کی خدمات کو حالیہ عہدے پر برقرار رکھ سکتی ہے۔

مزید اطلاعات سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جنرل اسمبلی میں عرب لیگ کے ایک نمائندہ کو مستقلاً بحیثیت مبصر شریک کئے جانے کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔ اپنی نوعیت کا یہ کوئی پہلا قدم نہیں ہوگا۔ کیونکہ گذشتہ دنوں میں امریکی ریاستوں کے ایک نمائندہ کو بھی اسی طرح کی رعایت دی جا چکی ہے۔

جنوبی افریقہ پر برطانیہ کی تنقید

لندن - ۲۱؍ اکتوبر - یونین کے ہائی کمشنر کے ہیڈکوارٹر ”ساؤتھ افریقہ ہاؤس“ میں ایک خاص سینما کے افتتاح سے یہاں یہ سمجھا جا رہا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت اس تنقید پر تشویش محسوس کرتی ہے جو برطانیہ میں یونین کی نسلی پالیسی کے متعلق کی جا رہی ہے اس سینما میں جنوبی افریقی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی تصویریں دکھائی جائیں گی۔

لندن والوں کو اس سینما میں آکر مفت نمائش دیکھنے کی دعوت دی جائے گی۔ اس کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے کہ یہ فلمیں مقامی صوبائی سینماؤں میں دکھائی جا سکیں۔ (اسٹار)

عرب یتیموں کے لئے اسکول

عمان ۲۱؍ اکتوبر۔ عالمی لوتھرن لیگ مغربی اردن میں عرب یتیموں کے لئے ایک تجارتی اسکول قائم کر رہی ہے۔ یہ اسکول بیت المقدس کے شامی یتیم خانہ کے طرز پر ہوگا۔ جو اب یہودی علاقہ میں ہے۔ (اسٹار)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین آمیز کلمات کے خلاف ظفر اللہ خاں کا احتجاج

اقوام متحدہ کے اسسٹنٹ سکرٹری جنرل کو جواباً معذرت کا اظہار کرنا پڑا

نیویارک - ۲۱؍ اکتوبر - ۲۴؍ ستمبر کو پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے ایک ٹیلی ویژن پروگرام موسوم بہ ”عوامی پلیٹ فارم“ کا ملاحظہ فرمایا تھا۔ جن لوگوں نے اس پروگرام میں حصہ لیا۔ ان میں ایلی کلبرسٹن برج کے مشہور کھلاڑی اور مسٹر کوہن (اقوام متحدہ کے اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل) شامل تھے اس پروگرام میں اقوام کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر کلبرسٹن نے کہا کہ ”بعض حالات میں اقوام متحدہ خود بھی نظریات تک پہنچی ہے بیں اس تک نہیں گیا“ اس کے جواب میں مسٹر کوہن نے کہا۔ ”حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرح جو پہاڑ اپنی سمت آتا نہ دیکھ کر خود اس کی جانب بڑھے تھے۔“

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے مسٹر کوہن کے اس بیان کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ٹریگولی کو ایک مکتوب ارسال کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ مسٹر کوہن کا یہ بیان مسلمانوں کے جذبات کے منافی اور انہیں مشتعل کرنے کا موجب ہوا ہے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ یہ بیان دنیا کی سب سے بڑی بین الاقوامی جماعت کی ایک انتہائی اعلیٰ ذمہ دار شخصیت کی طرف سے آیا ہے۔ اس کے اثرات اور بھی زیادہ گھناؤنے ہو سکتے ہیں“ چوہدری صاحب نے اپنے مکتوب میں مزید لکھا ہے کہ مبینہ واقعہ (جس پر مغرب کی مذکورہ بالا ضرب المثل مبنی ہے) کی کوئی بنیاد موجود نہیں۔

اپنے مکتوب میں چوہدری صاحب نے اس امر کی وضاحت کی کہ اسلام تمام انبیاء کے احترام کی تلقین کرتا ہے اور مسٹر کوہن کی بکواس نے مسلمانوں کے جذبات پر جو حملہ کیا ہے وہ بجا طور پر خطرناک ہے

چوہدری صاحب کے مکتوب کے جواب میں مسٹر کوہن نے انہیں یقین دلایا ہے کہ جیسا کہ وہ پہلے عرض کر چکے ہیں۔ ان کا مقصد مسلمانوں کے جذبات پر حملہ کرنا نہ تھا انہوں نے کہا کہ وہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کی قدر اور احترام کرتے ہیں۔

مسٹر کوہن نے وزیر خارجہ پاکستان سے معذرت ظاہر کی ہے اور ان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کہ انہوں نے انہیں (مسٹر کوہن کو) صحیح راستہ بتلایا ہے مسٹر کوہن نے یہ پیشکش کی ہے۔ کہ ٹیلی ویژن کے کسی اگلے پروگرام میں وہ اس اقتباس کی تصحیح کر دیں گے۔

پنڈت نہرو کے خیالات منطقی دلائل سے عاری ہیں

وزیر اعظم ہندوستان کی تقریر پر واشنگٹن اسٹار کا تبصرہ

واشنگٹن ۲۱؍ اکتوبر - روزنامہ واشنگٹن اسٹار نے اپنے ایک اداریہ میں ”حقیقت شناسی اور مسٹر نہرو“ کے عنوان پر مسٹر نہرو کے ان بیانات پر تبصرہ کیا ہے جو موصوف نے ابھی حال میں دہلی کی ایک پریس کانفرنس میں دیئے ہیں

اخبار مذکور نے وزیر اعظم ہندوستان کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پنڈت جواہر لعل نہرو نے افواج متحدہ کی فوجوں کے ۳۸ ویں خط متوازی کے عبور کرنے اور ہر ملک میں اقوام متحدہ کی مخصوص فوج رکھنے پر جن خیالات کا اظہار کیا ہے ہم ان دلائل کی نہ صرف تشریح کرنے سے قاصر ہیں۔ بلکہ وہ ہماری سمجھ سے بھی باہر ہیں۔

ہندوستان نے مسٹر نہرو کی قیادت میں سلامتی کونسل کے ۲۷ جون کے فیصلہ کی تائید کی ہے کہ کوریا پر جارحانہ حملہ کا ازالہ کیا جائے۔ مگر اس کے باوجود وہ اور ان کی حکومت انجمن اقوام متحدہ کے اس فیصلہ کی تائید نہیں کر رہے ہیں۔ جس میں اس انجمن نے کثرت رائے سے ۳۸ ویں خط متوازی کو عبور کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہندوستان صاف الفاظ میں انجمن اقوام متحدہ کے مذکردہ فیصلہ کی مخالفت تو نہیں کرتا۔ مگر وہ اپنا نظریہ پیش کرتا ہے کہ ۳۸ ویں خط متوازی تک اقوام متحدہ کی افواج کو بڑھنا چاہیئے تھا اور اس خط پر پہنچ کر دشمن سے سمجھوتہ کی کوشش کرنی چاہیئے تھی مسٹر نہرو کا یہ بھی خیال ہے کہ ۳۸ ویں خط متوازی کو عبور کرکے لڑائی جاری رکھنے میں ساری دنیا میں جنگ شروع ہونے کا خدشہ ہے

مسٹر نہرو کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ۳۸ ویں خط متوازی پر پہنچ کر گفت و شنید کا امکان اور مفید نتائج کا حاصل کرنا مشکل تھا۔ کیونکہ جب تک اس مخالف جماعت کی جنگی قوت کمزور نہیں ہوتی اس وقت تک ان کا سیاسی رجحان و خیال بھی درست نہیں ہوتا اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے کہ اشتراکی لفظی باتوں پر زیادہ اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ بلکہ تجربہ تو یہ بھی بتلاتا ہے کہ یہ وعدوں کی پاسداری بھی نہیں کرتے۔ مسٹر نہرو کے بیانات میں نہ منطق ہے اور نہ حقیقت شناسی

مسٹر نہرو کے ان خیالات میں بھی کوئی بصیرت نہیں ہے کہ اقوام متحدہ آئندہ کے جارحانہ حملوں کی روک تھام کے لئے ملکوں میں مخصوص فوج نہ قائم کرے۔ مسٹر نہرو

بقیہ نوٹ (صـ۳)

چونکہ یہ احاطہ عقل میں ہوتا ہے۔ اسلئے پہلے انتباہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے برخلاف عذاب الٰہی کے لئے اللہ تعالےٰ نے چند شرائط مقرر فرمائے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ قوموں کے گناہوں کی وجہ سے آتا ہے اور جب تک گناہوں سے توبہ نہ کی جائے محض عقلی تدابیر سے ٹالا نہیں جا سکتا۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ایسا عذاب بغیر پہلے انتباہ کے نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ پہلے اپنا رسول بھیج کر انذار کرتا ہے اگر لوگ گناہوں سے توبہ کر لیں تو ٹل جاتا ہے جیسا کہ حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کی صورت میں ہوا۔ اور اگر توبہ نہ کریں اور اپنی عقلی تدابیر سے ٹالنا چاہیں تو ہرگز نہیں ٹلتا۔ جیسا کہ قوم نوح اقوام عاد و ثمود قوم لوط کی صورت میں ہوا۔ اوپر کی آیات میں انہی دو باتوں کو واضح کیا گیا ہے ایک ہلاک ہونے والی بستیوں کے مکین ظالم ہوتے ہیں دوسرے یہ کہ انہیں رسول کے ذریعہ اطلاع دے دی جاتی ہے

ہم ان عذابوں کو اسلئے عذاب الٰہی کہتے ہیں کہ نہ صرف یہ گناہوں کی وجہ سے آرہے ہیں بلکہ ان کا انتباہ اللہ تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ پہلے کر دیا تھا۔ ”نوح کا زمانہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے“ لیکن ”خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو“

دیوپیکر طیارے آئندہ سال اُڑنے لگینگے

لندن - ۲۱؍ اکتوبر - بحر اوقیانوس عبور کرنے والے مسافروں کے لئے برطانیہ میں جو تین دیوپیکر اڑن کشتیاں بنائی جا رہی ہیں امید ہے کہ آئندہ ستمبر تک وہ پرواز کرنے لگیں گی۔

یہ کشتیاں دنیا کے سب سے بڑے طیارہ ”بار بیزون“ سے دس دس ٹن زیادہ وزنی ہیں۔ ان کا وزن ۱۴۰ ٹن ہے اور ۱۰۰ مسافروں کے ساتھ ان کی رفتار ۳۸۰ میل فی گھنٹہ ہوگی۔ (اسٹار)

ہم ایک طرف تو تشدد اور ظلم و استبداد کی مذمت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے تدارک کے لئے اگر ضرورت ہو تو لشکر کشی بھی کرنی چاہیئے، دوسری طرف صلح و آشتی قائم کرنے کے لئے مخصوص افواج کے قیام کی مخالفت کرتے ہیں۔

یہ بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے کہ مسٹر نہرو ایشیا کے قومی رہبروں میں سے ایک بڑے رہبر ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ متذکرہ بالا پریس کانفرنس میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے وہ کم از کم مغرب کے لوگوں کی نظروں میں منطقی دلائل کے خلاف ہیں۔

(ی۔ س۔ ا۔ س)